

امریکہ کا مستقبل اور 18 جولائی، 2020 - نمبر چار

Jeff Pippenger

2023-09-19

۱۸۶۳

دانی ایل کے باب آٹھ اور نو کا وہ پیغام، جس کی نمائندگی اُلائی دریا کرتا ہے، 1798 میں مہر کشائی ہوئی۔ باب آٹھ کی نبوت کی تشریح باب نو میں جبرائیل نے کی، لیکن یہ تب تک نہ ہوئی جب تک دانی ایل نے ایک دعا نہ کی، جسے بائبل میں انسانی دعاؤں میں سے ایک نہایت اہم دعا سمجھا جاتا ہے۔ اس دعا میں دانی ایل بیان کرتا ہے کہ اس نے یرمیاہ کی کتاب میں جو دریافت کیا تھا اُس کے مطابق وہ سمجھ گیا تھا کہ یروشلم کی ویرانی ستر برس تک رہے گی۔

اخسویرس کے بیٹے داریس کے پہلے برس میں، جو مادیوں کی نسل سے تھا اور جسے کلدانیوں کی مملکت پر بادشاہ بنایا گیا تھا؛ اُس کی سلطنت کے پہلے برس میں، میں، دانی ایل، نے کتابوں سے برسوں کی تعداد سمجھا، جن کے بارے میں خداوند کا کلام نبی یرمیاہ کے پاس آیا تھا کہ وہ یروشلم کی ویرانیوں میں ستر برس پورے کرے گا۔ دانی ایل ۹:۱، ۲۔

یرمیاہ نے یہ بھی بتایا کہ اُن ستر برسوں کے آخر میں، جب کورش، داریوش کا سپہ سالار، بابل کو فتح کرے گا، تو بلشصر مر جائے گا۔

اور یہ سارا ملک ویرانی اور حیرت کا باعث ہوگا، اور یہ قومیں ستر برس بابل کے بادشاہ کی خدمت کریں گی۔ اور ایسا ہوگا کہ جب ستر برس پورے ہو جائیں گے، تو میں بابل کے بادشاہ اور اُس قوم کو اُن کی بدکاری کے سبب سے سزا دوں گا، خداوند فرماتا ہے، اور کلدانیوں کے ملک کو بھی، اور اسے ہمیشہ کی ویرانی بنا دوں گا۔ یرمیاہ 25:11، 12۔

دانیال نے یہ بھی تسلیم کیا کہ ویرانی کے ستر سال موسیٰ کی قلم بند کردہ ایک پیشگوئی کی تکمیل تھے۔

ہاں، تمام اسرائیل نے تیری شریعت کی خلاف ورزی کی ہے، بلکہ روگردانی کر کے، تاکہ وہ تیری آواز کے فرمانبردار نہ ہوں؛ اس لیے لعنت ہم پر انڈیلی گئی ہے، اور وہ قسم بھی جو خدا کے بندہ موسیٰ کی شریعت میں لکھی ہوئی ہے، کیونکہ ہم نے اس کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اور اس نے اپنے کلام کو پورا کیا ہے، جو اُس نے ہمارے خلاف اور ہمارے اُن قاضیوں کے خلاف کہا تھا جو ہمارا انصاف کرتے تھے، ہم پر ایک بڑی آفت لا کر؛ کیونکہ تمام آسمان کے نیچے ایسا نہیں کیا گیا جیسا یروشلم پر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ کی شریعت میں لکھا ہے، یہ ساری بلا ہم پر آ پڑی ہے؛ تو بھی ہم نے خداوند اپنے خدا کے حضور دعا نہ کی، تاکہ ہم اپنی بدکاریوں سے پھر جائیں اور تیری سچائی کو سمجھیں۔ دانی ایل 9:11-13۔

وہ "قسم" جسے اسرائیل نے توڑا اور جس کے نتیجے میں "لعنت" آئی، احبار باب چھبیس میں مذکور "سات گنا" تھی۔ احبار باب چھبیس میں جس لفظ کا ترجمہ "سات گنا" کیا گیا ہے، وہی عبرانی لفظ دانی ایل باب نو میں "قسم" کے طور پر ترجمہ ہوا ہے۔ موسیٰ کی "قسم"، جس کی نمائندگی "سات گنا" کے ترجمہ شدہ لفظ سے ہوتی ہے، وہ وقت سے متعلق پہلی پیشگوئی تھی جسے ولیم ملرنے دریافت کیا، اور یہ اس کی بنیادی سچائیوں میں سب سے پہلی تھی جسے 1863 میں ایک طرف رکھ دیا گیا۔ ولیم ملرنے ایلیاہ کی نمائندگی کی، اور اس بات کی تصدیق روح نبوت کرتی ہے۔

"ہزاروں کی رہنمائی کی گئی کہ وہ اُس سچائی کو قبول کریں جو ولیم ملرنے منادی کی تھی، اور خدا کے خادم پیغام سنانے کے لیے روح اور قوت الیاس میں اٹھائے گئے۔" ابتدائی تحریریں، 233۔

1863 میں ملیرائٹ تحریک ختم ہو گئی جب اس تحریک کے سابق ارکان نے سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کی بنیاد رکھی۔ جب انہوں نے بطور چرچ آغاز کیا تو تحریک ختم ہو گئی۔ یہ اس وقت ختم ہوئی جب انہوں نے موسیٰ کو قتل کیا، جیسا کہ احبار باب چھبیس کے "سات زمانے" میں اس کی نمائندگی کی گئی ہے، اور جب انہوں نے بیک وقت ایلیا کو بھی قتل کیا، وہ پیامبر جس نے تحریک کے سامنے موسیٰ کی "قسم" پیش کی تھی۔ موسیٰ اور ایلیا دونوں 1863 میں قتل کیے گئے تھے اور 11 ستمبر 2001 کے بعد تک دوبارہ زندہ نہیں کیے جانے تھے، جب خدا نے فیوچر فار امریکہ تحریک کو پرانی راہوں کی طرف واپس لے گیا۔

فیوچر فار امریکہ نے 11 ستمبر 2001 کو تیسری مصیبت کی آمد کے طور پر تسلیم کیا، اور اس شناخت کو ثابت کرنے والی چیز—کہ 11 ستمبر پر اسلام کے حملے کی یہی پہچان ہے—ملیرائٹس کے بیان کردہ پہلی دو مصیبتوں کی تاریخ تھی، جو خاص طور پر 1843 اور 1850 کے پیشرو چارٹس پر دکھائی گئی ہے۔ اسلام کے جدید کردار کی تائید کے لیے ملیرائٹس کی تاریخ کی طرف رجوع کرنے کے نتیجے میں، خداوند نے پھر فیوچر فار امریکہ کو احبار باب چھبیس کے 'سات گنا' کی سمجھ عطا کی، جو دونوں چارٹس میں مرکزی ستون میں بصری طور پر پیش کی گئی ہے۔ اور دونوں چارٹس میں، مرکزی ستون کے عین وسط میں صلیب ہے۔ جب خدا نے حقوق کی دونوں تختیوں کی تیاری میں راہنمائی کی، تو اس نے یہ یقینی بنایا کہ موسیٰ کی 'قسم'، یعنی احبار باب چھبیس کے 'سات گنا'، باقی تمام نبوی خاکوں کے بالکل مرکز میں ہوں، اور یہ کہ دونوں تختیوں میں مسیح کو عین درمیان میں رکھا گیا ہو۔

یہ ایک اور نبوت میں مذکور اُس مدت سے مطابقت رکھتا تھا جس کی تعبیر جبرائیل نے کتاب دانیال کے باب نو میں کی تھی، جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ مسیح ایک ہفتے کے لیے بہتوں کے ساتھ عہد کی تصدیق کرے گا۔

اور وہ ایک ہفتہ کے لیے بہتوں کے ساتھ عہد قائم کرے گا: اور ہفتہ کے درمیان وہ قربانی اور ہدیہ کو موقوف کر دے گا، اور مکروہات کے پھیلاؤ کے سبب وہ اسے ویران کر دے گا، یہاں تک کہ انجام تک، اور جو مقرر کیا گیا ہے وہ ویران پر انڈیلا جائے گا۔ دانی ایل 9:27۔

ایک نبوتی ہفتہ دو ہزار پانچ سو بیس علامتی دنوں پر مشتمل ہوتا ہے، اور جس پیشین گوئی کی وضاحت جبرائیل کر رہا تھا اُس نے یہ واضح کیا کہ اُن دو ہزار پانچ سو بیس علامتی دنوں کے "بیچ" یا مرکز میں مسیح مصلوب کیا جائے گا۔ مسیح "پچیس سو بیس" کا مرکز ہے، حقوق کی دونوں تختیوں پر بھی، اور اُس ہفتے میں بھی جب اُس نے بہتوں کے ساتھ عہد کو مضبوط کیا۔

1863 میں ایڈونٹزم ایک کلیسیا کے طور پر قائم ہوا اور وہ ملیرائٹ تحریک، جسے روح ایلیاہ سے تقویت ملی تھی، عملاً ختم کر دی گئی۔ ملیرائٹ تحریک یہ سمجھتی تھی کہ مکاشفہ کی سات کلیسیاؤں کے تناظر میں وہ فلادلفیہ کی کلیسیا تھی۔ 1844 کی عظیم مایوسی کے بعد جو لوگ ان سے الگ ہو گئے، انہیں پھر لاودکیہ کے لوگ قرار دیا گیا۔ 1856 میں جیمز واٹ نے ریویو اینڈ ہیرالڈ میں مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا جس میں یہ واضح کیا کہ جو تحریک فلادلفیہ کے طور پر شروع ہوئی تھی وہ لاودکیہ بن چکی ہے اور اراکین کو چاہیے کہ وہ لاودکیہ کی کلیسیا کو پیش کردہ علاج اختیار کریں۔ اسی سال، اسی اشاعت میں جیمز واٹ نے ہیرم ایڈسن کے تحریر کردہ مضامین کا ایک سلسلہ شائع کیا جو لاویوں باب 26 کی پچیس سو بیس برس کی پیشگوئی کے بارے میں تھا۔ یہ سلسلہ کبھی مکمل نہ ہو سکا۔

جب خداوند نے فیوچر فار امریکہ کی تحریک کو 11 ستمبر 2001 کے بعد پرانے راستوں کی طرف واپس لے آیا، تو ایڈسن کے مضامین دوبارہ دریافت ہوئے، اور تاریخ میں پہلی بار 2520 برس کی دونوں مدتوں کو دو لعنتوں کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ ایک شمالی دس قبائل کے خلاف، اور دوسری جنوبی دو قبائل کے خلاف۔ ملرنے یہوداہ کی جنوبی بادشاہی کے خلاف سات وقت کی نشاندہی کی تھی، مگر ایڈسن نے

اسرائیل کی شمالی بادشاہی کے خلاف سات وقت کی نشاندہی کی۔ فیوچر فار امریکہ نے دیکھا کہ دونوں کا اطلاق ہونا چاہیے۔ جب ان دونوں پراگندگیوں کو یکجا کیا جاتا ہے، تو وہ ایسی نبوتی روشنی پیدا کرتی ہیں جسے نہ ملر اور نہ ہی ایڈسن نے کبھی پہچانا تھا۔

جب خداوند نے 2001 کے بعد فیوچر فار امریکہ کو قدیم راہوں پر واپس لایا تو موسیٰ کی "قسم" پھر سے زندہ ہوگئی اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہوگئی۔ اس "قسم" سے متعلق پیغام پھر تیسرے فرشتے کے پیغامبروں نے اسی طرح پیش کیا جس طرح اسے پہلے فرشتے کے پیغامبروں نے پیش کیا تھا اور اس کی تمثیل کی تھی۔ فیوچر فار امریکہ وہ تحریک تھی جس نے "ایلیاہ" کی قوت میں "موسیٰ" کے نمائندہ پیغام کا اعلان کیا، اور ایلیاہ نے واضح طور پر موسیٰ کی گواہی دی، یہاں تک کہ "حقوق کی تختیاں" کے عنوان سے پیشکشوں کے ایک سلسلے کے اختتام تک، جو تقریباً 2012 میں ختم ہوا۔ جب وہ سلسلہ ختم ہوا تو بے قعر گڑھے سے نکلنے والا حیوان موسیٰ اور ایلیاہ کے خلاف جنگ کرنے کے لیے اوپر آیا۔ وہ جنگ اس وقت شروع ہوئی جب فیوچر فار امریکہ نے یہ طے کیا کہ وہ 1996 سے جو کام کر رہا تھا اسے روک دے، اور ایک اسکول شروع کرے، جسے اس نے اپنے غرور میں "Prophets" School of the Prophets نام دیا۔ بہتر یہ تھا کہ اس اسکول کو "جھوٹے نبیوں کا اسکول" کہا جاتا!

وہ افراتفری اور الجھن جو اس وقت پیدا ہوئی جب اسکول نے اُن لوگوں کو اپنے خیالات پیش کرنے کی اجازت دینا شروع کی جن کی خداوند کی طرف سے اُس کے پیغامبر کے طور پر کبھی تصدیق نہیں ہوئی تھی، 18 جولائی 2020 کو فیوچر فار امریکہ کی موت کے ساتھ ختم ہوئی۔ اس وقت تک موسیٰ اور ایلیاہ گلیوں میں قتل کر دیے گئے تھے۔

اور جب وہ اپنی گواہی پوری کر چکے ہوں گے تو وہ درندہ جو اتھاہ گڑھے سے نکلتا ہے اُن کے خلاف جنگ کرے گا، اُن پر غالب آئے گا اور انہیں قتل کرے گا۔ اور اُن کی لاشیں اُس بڑے شہر کی سڑک پر پڑی رہیں گی جسے روحانی طور پر سدوم اور مصر کہا جاتا ہے، جہاں ہمارے خداوند کو بھی مصلوب کیا گیا تھا۔ مکاشفہ 11:7، 8۔

قابل اعتماد گواہی وہی ہے جو "حقوق کی تختیاں" کے عنوان سے سلسلے کے اختتام پر ختم ہوئی۔ پھر درندے نے حملہ کیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان موجودہ مضامین کی پیروی کون کر رہا ہے، مگر میرا خیال ہے کہ قارئین میں "فیوچر فار امریکہ" کے مخالفین اتنی ہی تعداد میں ہیں جتنے وہ لوگ جو 18 جولائی کی مایوسی کو قبول کرنے کی اب بھی کوشش کر رہے ہیں۔ لہذا مجھے توقع ہے کہ جنہیں میں مخالفین کے زمرے میں رکھتا ہوں، وہ یہ نشاندہی کریں گے کہ ان کے نزدیک نبوی تاریخ کا یہ اطلاق کس قدر خود غرضانہ دکھائی دیتا ہے۔ تو ایسا ہی سہی۔ وقت اتنا کم ہے کہ ہم یہ دکھاوا کریں کہ "فیوچر فار امریکہ" کی تاریخ کو اُس تحریک کے طور پر واضح طور پر شناخت نہیں کیا گیا جس کی مثال ملرائٹ تحریک نے قائم کی ہے، اور یہ بھی کہ ہم یوں ظاہر کریں کہ وہ عیب دار لاودیکی انسانی پیغام رساں، جسے اس تحریک کی قیادت کے لیے اٹھایا گیا تھا، ولیم ملر کے نمونے پر نہیں تھا۔

ملر فلاڈیلفیائی تھا اور میں 1975 میں دنیا سے ایڈونٹسٹ تحریک میں آیا، اس طرح میں ایک مصدقہ لاودکیائی ایڈونٹسٹ ہوں۔ میری زندگی کی سرگزشت اس حقیقت کی گواہی دیتی ہے۔ یہ بات اپنی جگہ، آسمان کے رحیم خدا نے حال ہی میں مجھے ہدایت دی ہے کہ وہ پیغام جو وہ اب ظاہر کر رہا ہے، اسے تحریر میں لاؤں اور کلیسیاؤں کو بھیج دوں۔ اس ہدایت کے ساتھ یہ وعدہ بھی تھا کہ جب وہ موسیٰ اور الیاس کو زندہ کرے گا تو وہ لاودکیائی نہیں بلکہ فلاڈیلفیائی حیثیت میں زندہ کیے جائیں گے۔ ملرائٹ تاریخ میں جو تحریک شروع ہوئی تھی وہ فلاڈیلفیا کا زمانہ تھا، جو بالآخر 1856 میں لاودکیہ میں تبدیل ہو گیا جب اس نے ملرائٹس کی رکھی ہوئی بنیادوں کے رد کے عمل کا آغاز کیا۔ رد کی ابتدا اس نئی روشنی کو بالائے طاق رکھنے سے ہوئی جو ہائرم ایڈسن کے قلم کے ذریعے پیش کی گئی تھی۔ سات برس بعد، 1863 میں، الیاس کی وہ تحریک جس نے موسیٰ کا پیغام پیش کیا تھا، قتل کر دی

گئی۔ اسی وقت جب تحریک کو قتل کیا گیا، تحریک کی جگہ ایک کلیسیا قائم کی گئی۔ ایڈونٹسٹ تحریک کے آغاز میں موسیٰ اور الیاس کو قتل کیا گیا تھا اور ایڈونٹسٹ تحریک کے انجام پر انہیں دوبارہ قتل کیا گیا۔

نبوی لاودیکیہ کے اختتام پر، 1989ء میں نہر حدیقل کی رویا کی مہر کھول دی گئی اور ایک ایسی تحریک شروع ہوئی جس کی ولادت ایک لاودیکیائی ماں سے ہوئی تھی۔ خداوند اس سے بے خبر نہ تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ تین فرشتوں کے اپنے کام کو جیسے اس نے شروع کیا تھا ویسا ہی ختم کرے گا۔ وہ اسے فلاڈیلفیائیوں کی ایک تحریک کے ساتھ ختم کرے گا، بالکل جیسے اس نے اسے شروع کیا تھا، اور ایسا کرنے کے لیے اس تحریک کو، جو پیدائش کے لحاظ سے لاودیکیائی تھی، ذبح ہو کر فلاڈیلفیائیوں کے طور پر دوبارہ زندہ ہونا ضروری تھا۔ اس طرح، لاودیکیائی کلیسیا میں سے نکالی گئی وہ تحریک اسی تاریخ میں اٹھواں بن جائے گی جو سات میں سے ہے، جس میں تین گنا اتحاد بھی اٹھواں بنے گا جو سات میں سے ہے۔ اور اسی تاریخ میں جمہوریت پسندی کا سینگ بھی اُس اٹھویں—جو سات میں سے تھا اور مصر اور سدوم کے "ووک ازم" کے سبب مارا گیا تھا—کے دوبارہ جی اٹھنے کا تجربہ کرے گا، لیکن اس نبوت کی اس جہت پر مضامین میں بعد میں گفتگو کی جائے گی۔

اور قوموں، قبیلوں، زبانوں اور امتوں میں سے لوگ ساڑھے تین دن تک اُن کی لاشیں دیکھیں گے اور اُن کی لاشوں کو دفن ہونے نہیں دیں گے۔ اور جو زمین پر ریتے ہیں وہ اُن پر خوش ہوں گے، شادمانی کریں گے اور ایک دوسرے کو تحفے بھیجیں گے، کیونکہ ان دو نبیوں نے زمین پر بسنے والوں کو ستایا تھا۔ اور ساڑھے تین دن کے بعد خدا کی طرف سے زندگی کی روح اُن میں داخل ہوئی اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے؛ اور جنہوں نے انہیں دیکھا اُن پر بڑا خوف طاری ہوا۔ مکاشفہ 11:9-11۔

Future for America کو قبر میں نہیں ڈالا گیا، وہ تو بس اسی سڑک پر پڑا رہا جہاں اسے قتل کیا گیا تھا، جبکہ اس کے دشمن اس کی بظاہر موت پر خوشیاں منا رہے تھے۔ پھر بھی "تین دن اور آدھے کے بعد خدا کی طرف سے زندگی کی روح ان میں داخل ہوئی، اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔" اب وقت نہیں رہا، اس لیے تین دن اور آدھا بارہ سو ساٹھ دنوں یا برسوں کی علامت ہے، جو مکاشفہ بارہ کی آیات 6 اور 14 میں اُس بیابان کی نمائندگی کرتی ہے جہاں مقدس اور لشکر کو روند ڈالا گیا تھا۔ اگر انہیں قبر میں ڈال دیا گیا ہوتا، تو وہ کسی سڑک پر نہ ہوتے جہاں انہیں روندنا جا سکتا تھا۔ Future for America کا روندنا جانا صرف ایک علامتی مدت نہیں، بلکہ یہ "سات زمانے" کے پیغام کی علامتی مدت ہے جس کی نمائندگی موسیٰ کی قسم کرتی ہے۔

اور وہ تلوار کی دھار سے ہلاک ہوں گے، اور سب قوموں میں قیدی بنا کر لے جائیں گے؛ اور یروشلم غیر قوموں کے پاؤں تلے روندی جائے گی، جب تک کہ غیر قوموں کے اوقات پورے نہ ہو جائیں۔ لوقا 21:24

یروشلم کو تین بار پامال کیا گیا ہے۔ پہلی بار بابل کے ہاتھوں 677 قبل مسیح سے 607 قبل مسیح تک۔ دوسری پامالی بت پرست روم کے ہاتھوں 66 عیسوی سے 70 عیسوی تک ہوئی۔ تیسری بار روحانی روم کے ہاتھوں 538 سے 1798 تک۔ لوقا باب اکیس میں جس کی نشاندہی کی گئی ہے، غیر قوموں کے ہاتھوں یروشلم کی یہ پامالی پاپائی حکمرانی کے بارہ سو ساٹھ سال تھے۔ مکاشفہ باب گیارہ، جہاں ہمیں موسیٰ اور ایلیاہ کی گواہی ملتی ہے، اسی مدت کی نشاندہی سے شروع ہوتا ہے۔

اور مجھے ایک سرکنڈا دیا گیا جو لٹھی کی مانند تھا؛ اور فرشتہ کھڑا ہو کر بولا: اُٹھ، اور خدا کے ہیکل کو، اور قربان گاہ کو، اور اُن کو جو اُس میں عبادت کرتے ہیں، ناپ۔ لیکن جو صحن ہیکل کے باہر سے اُسے چھوڑ دے، اور اُسے نہ ناپ؛ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے؛ اور وہ پاک شہر کو بیالیس مہینے تک اپنے پاؤں تلے روندیں گے۔ مکاشفہ 11:2۔

یوحنا کو بیکل اور اس کے اندر کے عبادت گزاروں کو ناپنے کا حکم 1844 میں عدالت کے آغاز کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ پچھلی دو آیات ظاہر کرتی ہیں کہ یوحنا نے 1844 کی عظیم مایوسی کی تلخی کا تجربہ کیا تھا؛ پھر جب اسے بتایا جاتا ہے کہ اسے پیغام سننے کے کام کو دوبارہ انجام دینا ہے، تو باب گیارہ کی پہلی آیت نشاندہی کرتی ہے کہ عدالت ابھی ابھی شروع ہوئی ہے۔

"وہ وقت آپہنچا ہے جب جو کچھ ہلایا جا سکتا ہے، ہلایا جائے گا، تاکہ جو چیزیں ہلائی نہیں جا سکتیں وہ قائم رہیں۔ ہر مقدمہ خدا کے حضور نظرثانی کے لیے پیش ہو رہا ہے؛ کیونکہ وہ خدا کے بیکل کو، اور اس میں عبادت کرنے والوں کو ناپ رہا ہے۔ یہ باتیں وہ فرماتا ہے جو اپنے دینے ہاتھ میں سات ستارے رکھتا ہے، جو سات سونے کے چراغدانوں کے درمیان چلتا ہے؛ میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں... مجھے تیرے خلاف یہ ہے کہ تو اپنی پہلی محبت چھوڑ دی ہے؛ پس یاد کر کہ تو کہاں سے گر گیا ہے، اور توبہ کر، اور پہلے والے کام کر؛ ورنہ میں جلد تیرے پاس آؤں گا، اور چراغدان کو اس کی جگہ سے ہٹا دوں گا۔" توبہ کر؛ ورنہ میں جلد تیرے پاس آؤں گا، اور اپنے منہ کی تلوار سے تیرے خلاف لڑوں گا۔ جس کے کان ہوں، وہ سن لے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے: جو غالب آئے اسے میں چھپا ہوا مٹا کھانے کو دوں گا، اور اسے ایک سفید پتھر دوں گا، اور اس پتھر پر ایک نیا نام لکھا ہوگا جیسے کوئی نہ جانے گا سوائے اس کے جو اسے پائے۔" 1888 کے مواد، 1116۔

جب یوحنا 1844 میں تحقیقی عدالت کے افتتاح کی نمائندگی کرتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ بیکل کے صحن کو چھوڑ دے، کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے جو مقدس شہر کو بارہ سو ساٹھ برس تک پامال کریں گے۔ لوقا باب اکیس بتاتا ہے کہ غیر قومیں یروشلم کو اس وقت تک روندتی رہیں گی جب تک غیر قوموں کے "اوقات" پورے نہ ہو جائیں۔ یوحنا نے باب گیارہ میں ابھی ابھی یہ واضح کیا ہے کہ غیر قوموں کی طرف سے یروشلم کو روندنے کا زمانہ 538 سے 1798 تک رہا۔ یوحنا اسی مدت کو باب بارہ میں دو بار "بیابان" قرار دیتا ہے، وہ زمانہ جس میں کلیسیا پوپ کی طرف سے مسلط کی جانے والی آزار و اذیت سے بچنے کے لیے بھاگ کر اس میں چلی گئی۔

جب موسیٰ اور ایلہاہ کو قتل کر کے ساڑھے تین دن کی مدت تک گلی میں اس طرح چھوڑ دیا جائے گا کہ لوگ انہیں پاؤں تلے روندیں، تو یروشلم کے پامال کیے جانے کے تین سابقہ واقعات کو اس مدت کے لیے بطور نمونہ سمجھنا چاہیے۔ لوقا 21 میں غیر قومیں مقدس شہر کو روندتی رہیں گی، یہاں تک کہ غیر قوموں کے "زمانے" پورے ہو جائیں۔

پس، لوقا غیر قوموں کے ایک سے زیادہ اوقات کی نشاندہی کرتا ہے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ غیر قوموں کے وقت کی تکمیل 1798 میں ہوئی۔ پہلا "غیر قوموں کا وقت" 723 قبل مسیح میں شروع ہوا جب اسرائیل کی شمالی بادشاہی کو اشور نے روند ڈالا۔ یہ روند ڈالنا ایک بت پرستانہ قوت سے شروع ہوا اور 538 تک جاری رہا، جب پاپائی قوت نے یہ کام سنبھال لیا اور اسے 1798 تک جاری رکھا۔ بت پرستی نے حرفی اسرائیل کو منتشر کیا اور روند ڈالا، اور پاپائیت نے روحانی اسرائیل کو منتشر کیا اور روند ڈالا۔ غیر قوموں کے "اوقات" احبار باب چھبیس کے دو ہزار پانچ سو بیس برسوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو روندے جانے کے دو ادوار کو ظاہر کرتے ہیں۔ پہلا دور بت پرستی کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوا جس کی نمائندگی اشور، پھر بابل، اور پھر بت پرست روم کرتی ہے۔ پھر دوسری ویران کرنے والی قوت جیسے ملر نے اپنے اختیار کردہ مقدس نبوی ڈھانچے میں شناخت کیا، وہ پاپائیت تھی جو 1798 تک یہ روند ڈالنا جاری رکھتی۔ بت پرستی اور پاپائیت دونوں کے ذریعے کیے گئے اس روند ڈالنے ہی کا سوال وہ سوال ہے جو آسمانی مکالمے میں اٹھایا جاتا ہے، اور جس کا جواب ایڈونٹسٹ ایمان کی بنیاد اور مرکزی ستون بنتا ہے۔

پھر میں نے ایک مقدس کو بولتے سنا، اور ایک اور مقدس نے اُس مخصوص مقدس سے جو بول رہا تھا پوچھا: روزانہ قربانی اور گناہ ویرانی کے بارے میں یہ رؤیا کب تک رہے گی، کہ مقدس اور لشکر دونوں پامال کیے جائیں؟ اور اُس نے مجھ سے کہا: دو ہزار تین سو دن تک؛ پھر مقدس پاک کیا جائے

گا۔ دانیال 8:13، 14۔

فرشتہ جبرائیل اور دیگر فرشتوں نے ملر کی یہ سمجھنے میں رہنمائی کی کہ "روزانہ" سے مراد بت پرستی ہے اور "ویرانی کی سرکشی" سے مراد پاپائیت ہے۔ بت پرستی اور پاپائیت دونوں ہی مقدس مقام اور لشکر کو پامال کریں گے۔ لہذا وہ "اوقات" جو غیر یہودیوں کے ہیں جن کا لوقا ذکر کرتا ہے، دو پامالی کے ادوار ہیں، ہر ایک بارہ سو ساٹھ سال کا، جو مل کر لاویین باب چھبیس کے سات "اوقات" بنتے ہیں۔

موسیٰ کی 'قسم' کا پیغام 1863 میں، اُس پیغام کو پیش کرنے والے نبی ایلیاہ سمیت، ختم کر دیا گیا۔ موسیٰ کا پیغام اور ایلیاہ، دونوں کو 11 ستمبر، 2001 کے بعد پھر زندہ کیا گیا۔ اس کے بعد کہ ایلیاہ نے موسیٰ کا پیغام دوبارہ سنایا، ان دونوں کو قتل کر دیا گیا اور پھر بارہ سو ساٹھ دن تک گلی میں چھوڑ دیا گیا اور دفن نہ کیا گیا؛ یہ بات براہ راست اُس پیغام سے جڑتی ہے جسے 'سات وقت' کہا جاتا ہے اور جسے دانی ایل موسیٰ کی 'قسم' قرار دیتا ہے۔ ملر اور ملرائٹس کی مثال کے مطابق ایلیاہ کے ذریعے موسیٰ کا پیغام دہرانے والی تحریک اور پیغامبر بالآخر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے اور پھر زندہ کیے جائیں گے۔

اور ساڑھے تین دن کے بعد خدا کی طرف سے زندگی کی روح اُن میں داخل ہوئی، اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے؛ اور جنہوں نے انہیں دیکھا اُن پر بڑا خوف طاری ہو گیا۔ اور انہوں نے آسمان سے ایک بڑی آواز سنی جو اُن سے کہہ رہی تھی، یہاں اوپر آؤ۔ اور وہ بادل میں آسمان پر چڑھ گئے؛ اور اُن کے دشمنوں نے انہیں دیکھا۔ مکاشفہ 11:11، 12۔

ہم اگلے مضمون میں اس حقیقت کو زیر بحث لائیں گے۔